## سوال

ایک شخص فوت ہوا۔ اس کے چار بیٹے اور ایک نواسہ زندہ تھے۔ کیا نواسے کا وراثت میں کوئی حصہ ہوگا؟

## جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن و حدیث میں میت کے ورثاء کو تین طرح سے تقسیم کیا گیا ہے:

اصحاب الفروض: اس سے مراد میت کے وہ قریبی رشتے دار ہیں جن کا حصہ قرآن یا حدیث میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ جیسے: ماں، بیٹی، پوتی، خاوند، بیوی وغیرہ۔

عصبہ: میت کے وہ وارثین جن کا حصہ قرآن و حدیث میں مقرر نہیں کیا گیا، بلکہ یہ اصحاب الفروض میں مال کی تقسیم کے بعد باقی ماندہ مال کے وارث ہوتے ہیں۔ جیسے: بیٹا، پوتا، باپ، دادا، سگا بھائی، باپ شریک بھائی وغیرہ عصبہ کہلاتے ہیں۔

اولوالارحام: اولوالارحام سے مراد میت کے وہ رشتے دار ہیں جو نہ اصحاب الفروض میں سے ہوں اور نہ ہی عصبہ میں سے ہوں۔ جیسے: نواسے، نواسیاں، ماموں، خالہ وغیرہ اولو الارحام میں شمار ہوتے ہیں۔

قرآن و حدیث کے احکامات کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقدار اصحاب الفروض ہیں۔ ان سے بچا ہوا ترکہ عصبہ کو ملتا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحيح البخاري، الفرائض: 6732).

تم فرض حصے یعنی مقرر حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کے لیے ہے۔

نواسہ نہ اصحاب الفروض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں ان کا شمار ہوتا ہے، بلکہ نواسے اولوالارحام میں شامل ہیں، جو اصحاب الفروض اور عصبات کی عدم موجودگی میں وارث ہوتے ہیں۔

میت کے چار بیٹے موجود ہیں، جو عصبہ ہیں، وہی وارث بنیں گے، نواسہ وارث نہیں بنے گا۔

والله أعلم بالصواب

**محدث فتوی کمیٹی**

1- فضیلۃ الشیخ حافظ انس نضر مدنی صاحب حفظہ اللہ